

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشہ آغاز

○ شراب و قمار، سیوریل فیلٹکٹ یا جوئے کا گرم بازار
○ قومی زندگی کا تشویشناک مرحلہ
○ حکومت کی پالیسی ترجیحات یا حرص و آز کی قبحہ گری
○ ارباب اختیار کے خطرناک عزائم اور اہل وطن کی ذمہ داریاں
○ جہاں اگرچہ دگرگوں ہے قم باذن اللہ

قومی زندگی کا تشویشناک مرحلہ

مرض خواہ بظاہر کتنا ہی معمولی ہو مگر نتائج کے اعتبار سے اس وقت انتہائی پریشان کن صورت اختیار کر رہا ہے جب مریض کے اندر اپنی علالت کا احساس ختم ہو جائے اور وہ مرض کو سمجھتے ہوئے اس پر ذہنی اعتبار سے اطمینان کا اظہار کرنے لگے۔ یہ بات جس قدر جسمانی امراض کے بارے میں صحیح ہے اسی قدر افراد اور قوموں کے روحانی اور اخلاقی عوارض کے بارے میں بھی درست ہے کسی اخلاقی انحطاط کے شکار فرد اور رو بہ زوال قوم کی زندگی اس وقت تشویشناک مرحلے میں داخل ہو جاتی ہے جب فرد اور قوم کے دل میں احساسِ زیاں کی چنگاری بجھ جائے اور انحطاط و زوال پر کرب و اضطراب کی ٹیس محسوس کرنے کے بجائے قلب و دماغ کی آسودگی تلاش کرنے لگیں یہ کیفیت اس امر کی واضح شہادت مہیا کرتی ہے کہ اس فرد اور قوم میں اصلاحِ احوال کی کوئی امنگ اور ولولہ باقی نہیں رہا اور اپنی بربادی کو اپنا مقدر سمجھ کر اس کے ساتھ ذہنی مناسبت پیدا کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ بات اگرچہ بڑی تکلیف دہ ہے مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہم اہل پاکستان بحیثیت قوم مرض کے اس تشویشناک مرحلے سے گزر رہے ہیں جس میں ہم انحطاط اور بربادی کے ساتھ ذہنی مناسبت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے مختلف حیلے بہانے تراشتے رہتے ہیں۔

چنانچہ ملک میں قانونی مانعت کے باوجود قومی پریس میں قطعی دستاویزی شہادتوں کے ساتھ یہ خبر چھپ چکی ہے کہ وزیراعظم کی کدچی میں ذاتی رہائش گاہ بلاول ہاؤس کو دہائی سے بڑے پیمانے پر شراب اسمگلنگ کی جارہی ہے اور گزشتہ ہفتہ یہ خبر بھی تمام اخبارات میں چھپ چکی ہے کہ سندھ حکومت نے مزید تین شراب خانے قائم کرنے کے لائسنس بھی جاری کر دیے ہیں۔

دوسرا یہ کہ ملک بھر میں تقریباً ڈھائی تین ماہ سے تمام ذرائع ابلاغ اور قومی اخبارات میں جو اب بازی کی

تازہ ترین نئی سکیم سیورر فیفل ٹکٹ کے خوشنما دلاویز بڑی سائز کے جاذب نظر، جوا انگیر اشتہارات اور اعلیٰ ترین اولین صفحات اور اہم ترین نشریات کے طور پر شائع کئے جا رہے ہیں۔ مگر ذمہ داران قوم اور عوامی سطح پر رد عمل اور بطور احتجاج کے بھی اب تک کوئی طاقت ور اور موثر آواز سننے میں نہیں آئی۔ مسلم سوسائٹی اور اسلامی ریاست میں شراب کا کاروبار اور جوئے کا بازار گرم ہوا اور معاشرہ کے مختلف طبقات اس ناخوب کو بھی بتدریج خوب سمجھ کر اس لئے امام سے بیٹھ جائیں کہ فضا مگر رہے آواز اٹھائیں گے تو لوگ خندہ استہزا بنائیں گے۔ اور اس سے تو جمہوریت کی گاڑی کا بھی پڑی سے اتر جانے کا امکان ہے تو قومی زوال اور انحطاط وادبار اپنے وقت سے پہلے بلائیں لینا شروع کر دیتا ہے۔

اگر بہارِ چمن تم اسی کو کہتے ہو
تو اس طرح کی بہارِ چمن سے کیا ہوگا

خمر و میسر کی حرمت و مضرت اور جوئے کی جدید ترین سکیموں کا شرعی حکم

شراب اور جوا جس طرح آج فرنگی تہذیب میں جائز ہی نہیں بلکہ عین اس تہذیب کا جز بنے ہوئے ہیں اور دلیل عزت و شرافت میں اسی طرح قدیم عربی تہذیب کا بھی جز و تھے۔ اور لوازم شائستگی سمجھے جاتے تھے اکیلے عرب ہی نہیں بیشعے سارے روئے زمین پر پھیلے ہوئے تھے۔ ہندی تہذیب، مصری تہذیب، یونانی تہذیب رومی تہذیب تو خیر خود ہی جاہلی تہذیبیں تھیں اسرائیلی اور مسیحی تہذیبیں تک ان کی روک تھام نہ کر سکی تھیں شریعت اسلامی ہی دنیا کا وہ قانون ہے جس نے آکر ان کی قطعی حرمت کا اعلان کر دیا۔ اور پھر اسلامی ریاست خدا کی دھرتی پر رشک فردوس اور گہوارہ امن بن گئی۔

قرآن حکیم نے فیہما اثم کبیر کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے) کا واضح اعلان کیا ہے اثم کا لفظ ہر ایسے فعل کے لئے آتا ہے جو نیکی کی راہ سے رکاوٹ پیدا کرنے والا ہو اسم لافعال المبطنة عن الثواب (راغب) اثم کا اطلاق کسی عمل پر خود اسے حرام قرار دینے کے لئے کافی ہے پھر یہاں پر تو اس کی تاکید بھی کبیر کے ساتھ موجود ہے۔

معاشرہ میں آج تک جتنے فسادات شراب اور قمار سے پیدا ہو چکے ہیں اظہر من الشمس ہیں گائیں یہ بکوائے بے حیائی یہ پھیلائے حرام کاری کی طرف یہ لائے بلوے ونگے یہ کراوے چوری ٹھگی پر یہ آمادہ کر دے قتل کی نوبت یہ لے آئے عبادت، طہارت اور پاکیزہ منشی سے یہ روک دے اور اسراف تو اس کے لئے کوئی بات نہیں۔ قرآن حکیم میں خمر کی طرح "میسر" بھی اپنے وسیع معنی میں استعمال ہوا ہے اور جوئے کی تمام اقسام پر شامل ہے۔ کل شیئ فیدہ

قمار فہو من میسر اناج اس لغوی مفہوم پر صحابہ تابعین تبع تابعین اور جمیع مفسرین نے ہر تصدیق ثبت کی ہے
سیور ریفل ٹکٹ بھی تو اسی "میسر" سکیم کا ایک حصہ ہے۔ محض قمار بازی کی لائی ہوئی مصیبتیں بھی کچھ کم نہیں
ہیں۔ فرنگستان کے سب سے بڑے قمار خانے سوئٹے کارلو میں ہر سال کتنی بے شمار دولت تلف ہوتی ہے جوئے
کی جدید ترین شکلوں بیجہ کمپنیوں کے جوئے، گھڑ دوڑ کے جوئے، لائٹریوں کے جوئے، سٹم بازی کے جوئے اور
اب سیور ریفل ٹکٹ کے نام سے تازہ ترین جو اسکیم، غرض کوئی کہان تک شمار کرے۔

امام راغب نے مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے بڑے پتے کی بات کہی کہ شراب و قماران دونوں مشغولوں
کے اندر نیکیوں سے بڑی رکاوٹ ہے فی تنا ولہما ابطاء عن الخیوات (راغب) یہ بجا ہے کہ جوئے میں جو جینتا
ہے اسے بلا مشقت و تعب تھوڑی ہی دیر میں آدمی ہو جاتی ہے۔ مگر دینی و روحانی مضرت، قومی انحطاط
ملی زوال، اخلاقی انار کی اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے غضب و لعنت کا استحقاق بھی تو مقدر رہن
جاتا ہے۔ یہ فخر تاریخ میں اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے ایک اشارہ سے اپنے حدود و مملکت سے
کہنا چاہئے کہ ان خباثت (جوا اور شراب) کا خاتمہ ہی کر دیا اور افراد و اشخاص کی کارستانیوں سے قطع نظر اس
کی نظر میں بحیثیت مجموعی لفظ "شرابی" اور لفظ "جواری" دونوں کو انتہائی تحقیر و ذلت کا لقب ٹھہرا اور
یہ خالص دین اسلام ہی کا معجزہ ہے کہ اس نے اپنے پیروں کو جہاں تک ان اخلاقی نجاستوں کا تعلق ہے کمزگی
اور ستھرائی کے اس بلند مقام تک پہنچا دیا جہاں تک باوجود علم و فضل اور فہم و دانش کے بلند بانگ دعویٰ کے
آج تک نہ تو اقوام متحدہ کا کوئی ادارہ یا اعتدال و احتیاط کی تبلیغ کرنے والی کوئی بین الاقوامی انجمن پہنچا
سکی ہے اور نہ کوئی گورنمنٹ اور نہ کسی بھی گورنمنٹ کا قانون اقتناع جاری کرنے والا کوئی ادارہ۔

قمار بازی کے باب میں قانون اسلام سے باغی و منحرف ہو کر یورپ نے اپنے ہاتھوں سے جو اپنا حال نباہ
کیا وہ عالم آشکارا ہے جہاں خود کشی اور اقدام خود کشی کے کتنے واقعات مے نوشی اور قمار بازی کا نتیجہ
ہوتے ہیں پھر مالی ابتری کا اندازہ اس سے کیجئے کہ یورپ کی پہلی جنگ عظیم سے قبل، اکیلے ملک انگلستان سے
سے متعلق تخمینہ ہے کہ کم از کم دس کروڑ پونڈ لائے کی رقم اپنے مالکوں کے قبضہ سے نکل کر جویوں کے ہاتھ میں پہنچتی
رہتی ہے (انسائیکلو پیڈیا آف ریجن اینڈ اینٹیکس جلد ۶ ص ۱۶۷) یہ تخمینہ یورپ کے صرف ایک ملک اور ایک
چھوٹے سے قبیعہ متعلق تھا اور وہ بھی پہلی جنگ عظیم سے قبل کا، یورپ کے کل ملکوں اور امریکہ کی ساری ولایتوں
کی مجموعی تباہ کاریوں کے جدید ترین تخمینہ کے لئے تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ حساب کے کن ہندسوں تک میزرا پہنچے

حکومت کے خطرناک پالیسی ترجیحات

اس قدر واضح اور بین حقائق کے باوجود اباب بستر و کشاد جمیت اہل وطن کو خرم و میسر کی دلدادگی اور وارفتگی اور بنسبت غنیمت و قمار کی دیہی بھینٹ چڑھانے کی ادھار کھائے بیٹھیں اور اب کے نئے انقلابیوں نے تو قوم اور تمام اہل وطن کو جلیت اور مردانگی سے غیر مسلح کر کے عیاش اور بے کار بنا کر پانچ ورنگ اور ساز و آہنگ میں لگا دینے کی پالیسی کو ترجیحی طور پر اپنایا ہے۔ مغربیت اور فئشن پرستی کو ذرائع ابلاغ میں اس قدر فروغ حاصل ہو گیا ہے کہ نوجوان ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں باہم رقابت اور حسد کرنے لگے ہیں اور اس سبب کچھ کا بنیادی سبب یہی ہے کہ مردوں کو نامرد عورتوں کو بے پردہ، بہادروں کو بزدل، غیرت مندوں کو جمیت سے عاری اور حیا داروں کو حیا سے خالی کر دیا جائے یہ ساری ہم ثقافت، قومی خدمت، غریبوں سے ہمدردی اور فلاح کے نام پر چلائی جا رہی ہے۔ کراچی میں تین شراب خانوں کے لائسنس، انعامی بانڈز اور اب سیور ریفل ٹکٹ بھی اسی شجرہٴ خبیثہ کے زہریلے برگ و بار ہیں۔

اسلامی فکر اور اخلاقی اقدار کو سہار کرنے کے لئے لادینی فحش لٹریچر، سڑکیاں، تصاویر، ننگے مضامین ڈرامے بکثرت نشر کر کے ارتدادی اشتراکی ثقافت، دھرمیت، مادیت، جو بازی اور حرص و لالچ کے جراثیم پھیلانے جا رہے ہیں تاکہ مسلمان اسلامی عقائد و اخلاق سے منحرف ہو جائیں اسی غرض کے پیش نظر سیور ریفل ٹکٹ کی صورت میں تخیلاتی مادی ترقی کی دوڑ میں قوم کو مبتلا کر کے اسلامی تہذیب و تمدن، اسلامی اخلاق و اعمال، اسلامی فکر و نظر، صبر و توکل اور تقویٰ و قناعت سے بے ملطائف اخیل متنفذ کر کے انہیں مغربی تہذیب، حرص و آرزو، لالچ و مادیت اور جوا بازی کے دلدل میں آسانی سے پھنسا دیا جا رہا ہے۔

اہل وطن کو انحطاط، اخلاقی انارکی، قومی ادبار، شراب و جوا بازی اور مادیت میں رقابت و مسابقت کی بدترین ہلاکت و تباہی سے دوچار کرنے میں وہی قوتیں مصروف عمل ہیں جو سیاسی اعتبار سے قومی پالیسی اور اختیار کے اعتبار سے حکومتی مشینری کے مالک ہیں اور یہ سب کچھ علم و انتقاد، جمہوریت کے فروغ، آزادی، تہذیب و تمدن، جمہوری انقلاب، قومی خدمت اور روشن خیالی کے نام پر ہو رہا ہے اور وہ عالمی قزاق کر رہے ہیں جو اب تمام اہل ملت سے اخلاقی قزاقی کی دوڑ میں بھی سب سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

وہ تیرا التفات ہو یا تیرا وعدہ کرم ہو
وہ ستم کا پیش خیمہ، یہ جفا کی پیش بندی

شراب اور جوا بازی کی سرپرستی یا حرص و آز کی قبحہ گری

آخر، قومی پالیسی کے اسباب بہت و کشاد جوا بازی اور اخلاق باختگی کی فضا پیدا کر کے اہل وطن سے ملک کی نظریاتی اساس، عظمت اسلام، اخلاقی اقدار کی رفعت اور چادرِ عفت و حیا سلب کرنے کے درپے کیوں ہیں؟ شراب خمر، جوا بازی اور حرص و آز کی قبحہ گری کو کیوں فروغ دیا جا رہا ہے؟ یہ اس لئے کہ حکمرانوں کے گریبانوں میں پڑنے والے نسل نو کے طاقت ور ہائے شل ہو جائیں اور اسلامی انقلاب کی تلوار چلانے کے بجائے جوئے کی مسابقت اور دوشیزاؤں کی آبرو اور عفت کے ٹوٹنے میں مصروف کار رہیں۔ اس کی اہل وجہ قوم کی یہ بدقسمتی ہے کہ زمام اقتدار ہی ان لوگوں کے ہاتھوں میں آگئی ہے جن کی روح ثقافت زدہ، جن کے نفس خمر و میسر اور حرص و آز کے زہر سے مسموم ہو چکے ہیں اور اب یہ تصور کہ ان کے عہدِ اقتدار میں البیسی ثقافت، ارتدادی معاشرت، سیاسی منافقت جوا بازی، اخلاق باختگی اور حلال و حرام کی تمیز کرنے بغیر مادی ترقی میں مسابقت کے طوفان اور تباہ کن سیلاب کے سامنے کوئی بند باندھا جائے گا ایسا ہی ہے جیسے کیکر کے درخت سے انکور کے پھل کی توقع کی جائے جب تک یہ اقتدار رہے گا اس کے مذکورہ تلخ اور زہر آلود ثمرات پھیلنے اور پھولنے ہی رہیں گے اگر خیر کی توقع کی جاسکتی ہے اور اصلاح احوال مطلوب ہی ہے تو انقلاب اور اسلامی انقلاب کی جانب قدم بڑھانے ہوں گے۔

نگاہ شوق میسر نہیں اگر تجھ کو
تیرا وجود ہے قلب و فکر کی رسوائی

دستورِ نیا اور نئے دور کا آغاز

اس وقت اسلامیانِ پاکستان ایک نازک ترین دور سے گزر رہے ہیں ہر طرف سے ان کے تئیں، ان کے مذہب، انقلاب اور ان کے ایمان و اسلام کے خلاف یلغار جاری ہے نت نئی پالیسیاں اور سازشیں ہو رہی ہیں کئی قسم کے زہر پھیلانے جا رہے ہیں طرح طرح کے فتنے جگائے جا رہے ہیں کچھ لوگ اسلام سے باہر رہ کر اس سے برسرِ پیکار ہیں اور کچھ بدقسمتی سے اس کے اندر رہ کر لادینی قوتوں کا آلہ کار بن کر تخریب کاری میں مصروف ہیں۔ آرٹ کو نسلیں ثقافتی اداروں، سیوریج ٹکٹ کے ذمہ داروں، لادین سیاست دانوں، تحریک آزادیِ نسواں کے علمبرداروں نے اس کے خلاف مورچے قائم کر رکھے ہیں اور اب اخبارات میں مادرِ پدر آزاد مضامین، عریاں تصاویر اور سیوریج ٹکٹ کے بڑے بڑے خوشنما اشتہارات نسل نو کو اسلامی تعلیم و اخلاق سے منحرف کرنے میں مرکزی اور موثر ادارہ بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ بہودی سازشی ذہن نے تو تعلیم گاہوں سمیت تمام سرکاری اداروں اور ذرائع

ابلاغ کے اندر گھس کر مکین گا ہیں بنا رکھی ہیں۔

اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں اب کے جمہوری انقلاب نے حرص و آرزو، شراب و جوا بازی اور اخلاقی انارکی کے دینی سرطان کو وسیع اور عمومی سطح پر پھیلانے کا قطعی عزم کر رکھا ہے جس سے وہ اہل وطن بالخصوص نسلِ نو کے اخلاقی، تعلیمی اور خالص مذہبی اور دینی مستقبل کو مخدوش بنانا چاہتے ہیں۔ شراب کی آزادی اور سیوریفل ٹکٹ کے اجراء جیسے مذموم اقدامات اسی کا پیش خیمہ ہیں۔

دستور نیا اور نئے دور کا آغاز

ایسی صورت حال کے پیش نظر بھی وقتِ جہاد ہے اور یہی وقتِ انقلاب ہے۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے گھروں، اپنے محلوں، اپنی سوسائٹی، اپنے ماحول اور اپنے ملک و وطن کا جائزہ لے اور یہ دیکھے کہ ہمیں اس کے نو نہال کو خمر و قمار، ثقافت و ارتداد، جوا بازی، سود خوری اور سیوریفل ٹکٹ کے نام سے مادیت پرستی اور اخلاقی انارکی کے ٹیکے تو نہیں لگائے جا رہے ہیں؟

ان میں معصیت و بغاوت اور جوا بازی و ثقافت کے جرائم تو نہیں پھیلانے جا رہے ہیں یا وہ آزاد تہذیب مغربی ثقافت اور لادینیت کا شکار تو نہیں ہو چکے ہیں جب تک قوم و ملت کے افراد اور نسلِ نو کی ذہنی تطہیر نہیں ہوگی ملک کا مستقبل اور اخلاق و ثقافت کا تحفظ ہمیشہ خطرہ میں رہے گا۔

بہی اندازے نوشی رہے گا

قد یہ شیشے نہ پیمانے رہیں گے

اریاب اختیار کے خطرناک غنائم اور اہل وطن کی ذمہ داریاں

ایسے حالات میں اہل وطن کو اجتماعی طور پر یہ سوچنا ہوگا کہ ہماری ملکی سطح کی سیاست، ہماری مساعی و تبلیغ ہمارے مدارس و تعلیم ہماری جماعت سازی و تنظیم، ہماری معاشرت و تہذیب اور ہمارے اعمال و کردار کا ہدف کیا ہونا چاہیے؟ کیا پاکستان میں جمہوریت کی بحالی، اور آزادی کے حصول کی غرض شربِ خمر اور فحش میسر تھا؟ کیا قیامِ پاکستان، اس کی تعمیر و ترقی اور استحکام مسلمان اس لئے چاہتے تھے کہ یہاں نفع اور گانے کی آزادی، شراب پینے اور جوا کھیلنے کی آزادی، سربانی اور فحاشی کی آزادی اور بے شرمی و بے حیائی کی آزادی ہوگی؟

ان چیزوں میں وہ کونسی چیز تھی اور وہ کونسی آزادی تھی جو انگریزوں کے دور میں نہیں حاصل نہ تھی یہیں ناچ گانے جوئے اور شراب اور زنا کاری سے منع کرنے والا کون تھا ہم نے پاکستان اس لئے نہیں بنایا تھا کہ یہاں شراب اور جوتے کی اجازت کے قوانین بنائیں۔ سیوریفل ٹکٹ جو اسکیم اور غیر اسلامی قوانین چلائیں یا الحاد اور دہریت

کی نظریات والی قوتوں کے ہاتھ میں زمام اقتدار دے کر پوری دنیا میں ہزیمت و رسوائی کے عنوان سے شہرت حاصل کریں بلکہ مقصد یہ تھا کہ اسلامی قوانین کی ترویج، نظام شریعت کی تنفیذ، اسلامی اقدار کا احیاء، نبوی تعلیمات کا فروغ، محمدی تہذیب کی بالادستی اور قرآنی تعلیم کی تدریس اور اشاعت عام ہوگی۔ مگر یہاں کی صورت حال تو کچھ ایسی ہی ہے کہ

چمن میں لائے تھے واماں آرزو لے کر
چمن سے لے کے گریبان تارتا رچلے

یا

بہار میں بھی گلستان کا کیا کہوں احوال
ہیں اتنے کانٹے کہ دامن بچانا مشکل ہے

جہاں اگرچہ دگرگوں ہے قم باذن اللہ

جو آزادی اور جمہوریت کی جو بحالی مسلمان قوم میں اسلامی اقدار اسلامی تہذیب اور اسلامی زندگی پیدا کرنے کا ذریعہ نہیں بن سکتی اس جمہوریت اور اس آزادی کی حفاظت مسلمان کبھی نہیں کر سکتا دنیا کی کوئی دوسری قوم کسی دوسری چیز کے بل بوتے پر اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے لڑ سکتی ہے لیکن مسلمان اگر جان دے سکتا ہے تو صرف ایمان اور اسلام کے لئے۔ وہ جس ایمان کو عزیز رکھتا ہے اس کے ضائع ہونے کا خطرہ اسے سرکف بنا سکتا ہے لیکن جب سرے سے اس کے ایمان ہی کی جان نکال دی جائے تو اس کے بعد وہ خرک کیا رہ جاتا ہے جس کے لئے وہ جان دے گا۔ بہر حال ہمارا کل بھی دستوں سے بھی مشورہ تھا اور آج بھی یہی گزارش ہے کہ ہمیں ملک میں ایسا انقلاب اور ایسی جمہوریت کی بحالی ہرگز نہ سب نہیں دیتی جس میں ہماری مسلم شناخت ہی گم ہو جائے اور ملک کی نظریاتی اساس پر تیشہ چلا دیا جائے اور عملاً جو اور شراب کا بازار گرم کر دیا جائے جس جمہوریت اور جس انقلاب اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی حکومت اور اس کی عملی ترجیحات ملک کے اساسی نظریات کے تابع نہیں ہوں گے اور مسلمانوں پر سیکولر جمہوریت مسلط کرنے کی کوشش کی جائے گی تو اسلامی اور اخلاقی نقطہ نظر سے ایسی جمہوریت کے خلاف مسلمانوں پر خروج اور جہاد بھی لازمی ہو جائے گا۔

جہاں اگرچہ دگرگوں قم باذن اللہ
وہی زمیں وہی گمروں ہے قم باذن اللہ

(عبدالقیوم حقانی)

